بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حقیقت معراج مصطفےٰ ﷺ

تحریر: محمد رمضان جانباز سلفی فیصل آباد

معراج مصطفےٰ ﷺ کو بیان کرتے ہوئے "تیز گام مولانا حضرت" ایسے واقعات بکثرت بیان کرتے ہیں کہ...... معراج کی رات نبی علیہ السلام جب عرش معلی پر پہنچے تو اللہ رب العزت اپنے نور کے ستر ہزار پردوں کو ہٹا کر "بغل گیر" ہو کر ملے اور پھر "فیس ٹو فیس" راز و نیاز کی باتیں ہوئیں۔ اور ایک حضرت صاحب نے تو شان رب العزت میں "جسارت" کرتے ہوئے یہ تک کہنے سے بھی گریز نہ کیا کہ...... معراج کی رات اللہ تعالیٰ نوجوان خوبصورت لڑکے کی شکل میں سونے کا جوتا پہنے نبی علیہ السلام کو ملے۔ پرجوش خطابت میں حضرت صاحب گویا ہوئے...... دیکھو لوگو، اللہ ہمیں سونا پہننے سے منع کرتا ہے اور خود سونے کا جوتا پہنا ہوا ہے۔ شاید بعض دوست ان الفاظ کو تسلیم نہ کریں لیکن وہ یاد رکھیں کہ یہ "لب کشائی" اس شخص کی ہے جس نے امرتسر ریلوے اسٹیشن پر ٹرین سے اترتے ہی بیان دیا تھا کہ...... چشتیوں کا کعبہ معین الدین چشتی اجمیر کا مزار ہے۔ معاذ اللہ جو شخص ایسا کہنے میں کوئی "باک" محسوس نہ کرے اسے اور کچھ کہنے میں کیا مشکل ہوگی۔ ان خود ساختہ من گھڑت شرکیہ واقعات کو پڑھ اور سن کر ان کے متعلق یہی کہا جاسکتا ہے کہ......

نیم حکیم خطرہ جان ــــــ نیم ملا خطرہ ایمان

اس تحریر میں ہم "حقیقت حال" جاننے کے لئے کہ کیا واقعی نبی علیہ السلام نے اللہ رب العزت کو آنکھوں سے دیکھا تھا؟ حقائق کی "نقاب کشائی" کریں گے۔ اس امید کے ساتھ کہ ہمارے یہ "دوست" حقائق سے "آگاہ" ہو جائیں ان شاء اللہ اس مسئلہ میں صحیح بخاری کتاب التفسیر میں حضرت مسروق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے عرض کیا۔ اماں جان! کیا

محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا تھا؟ انہوں نے جواب دیا تمہاری اس بات سے میرے تو رونگٹے کھڑے ہوگئے۔ تم یہ کیسے بھول گئے کہ تین باتیں ایسی ہیں جن کا اگر کوئی شخص دعویٰ کرے تو وہ جھوٹا ہے جو شخص تم سے یہ کہے کہ محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا تھا وہ جھوٹ کہتا ہے پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ آئتیں پڑھیں "**لاتدرکہ الابصار**" نگاہیں اس کو نہیں دیکھ سکتیں۔

اور...... "**وما کان لبشران یکلمہ اللہ الاوحیا اومن وراء حجاب اویرسل رسولا فیوحی باذنہ مایشاء**" کسی بشر کا مقام نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے مگر یا تو وحی کے طور پر یا پردے کے پیچھے سے یا کہ ایک فرشتہ بھیجے اور وہ اس پر اللہ کے اذن سے وحی کرے جو کچھ وہ چاہئے۔ روایت کے آخر میں اماں صاحبہ فرماتی ہیں "**ولکنہ رای جبریل علیہ السلام فی صورتہ مرتین**" اور لیکن آنحضرت ﷺ نے حضرت جبریل کو ان کی اصلی صورت میں دو مرتبہ دیکھا تھا۔ (تیسیر الباری شرح بخاری جلد ۴ صہ ۶۷۴)

اور کتاب بدء الخلق میں مسروق کی جو روایت امام بخاریؒ نے نقل کی ہے اس میں حضرت مسروق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ کی یہ بات سن کر عرض کیا کہ پھر اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا کیا مطلب ہوگا۔ "**ثم دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی**؟" اس پر انہوں نے فرمایا اس سے مراد جبریل ہیں وہ ہمیشہ رسول کریم ﷺ کے سامنے انسانی شکل میں آیا کرتے تھے مگر اس موقع پر وہ اپنی اصل شکل میں آپ ﷺ کے سامنے آئے اور افق ان سے بھر گیا۔ صحیح مسلم "کتاب الایمان" باب فی ذکر سدرۃ المنتہیٰ" میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مسروق کی یہ گفتگو زیادہ تفصیل کے ساتھ نقل ہوئی ہے اس کا سب سے اہم حصہ یہ ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ تین باتیں ایسی ہیں جو کوئی ان کا قائل ہو اس نے اللہ پر بہت بڑا جھوٹ باندھا۔ (حضرت مسروق نے پوچھا) وہ تین باتیں کون سی ہیں؟ انہوں نے کہا (۱) جو کوئی سمجھے کہ محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا تھا اس نے اللہ پر بڑا جھوٹ باندھا۔ مسروق کہتے ہیں میں تکیہ لگائے بیٹھا تھا یہ سن کر بیٹھ گیا اور عرض کی اے ام المومنین

ذرا مجھے بات کرنے دو جلدی مت کرو۔ کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا "ولقد راه بالافق المبین، ولقدراه نزلة اخری" حضرت عائشہؓ نے جواب دیا۔ اس امت میں سب سے پہلے میں نے ہی اس معاملے کو رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا "انماهو جبریل علیه السلام لم اراه علی صورته التی خلق علیها غیرها تین المرتین رایته منهبطا من السماء سادا عظیم خلقه مابین السماء والارض" اس سے مراد حضرت جبرائیلؑ ہیں میں نے ان کو ان کی اصلی صورت میں نہیں دیکھا سوائے دوبار کے۔ جن کا ذکر ان آیتوں میں ہے۔ میں نے دیکھا ان کو وہ اتر رہے تھے آسمان سے اور ان کے تن و توش کی بڑائی نے آسمان سے زمین تک روک رکھا تھا۔ (مسلم مترجم جلد اول ۹۷۔۲۹۶)

ان روایات سے ثابت ہوا کہ نبی علیہ السلام نے اللہ رب العزت کو نہیں دیکھا۔ صحیح مسلم میں روایت ہے کہ...... آپ سے پوچھا گیا کیا آپ ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا تھا؟ تو آپ ﷺ نے جواب دیا "نور انی اراه" اور دوسری روایت میں فرمایا "رایت نورا" حضور علیہ السلام کے پہلے ارشاد کا مطلب ابن قیم جوزی رحمتہ اللہ علیہ نے "زاد المعاد" میں یہ دیا ہے کہ میرے اور رویت رب کے درمیان نور حائل تھا اور دوسرے ارشاد کا مطلب وہ یہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے رب کو نہیں بلکہ بس ایک نور دیکھا۔ جب یہ ثابت ہو گیا کہ نبی علیہ السلام نے اللہ رب العزت کو نہیں دیکھا تو پھر وہ کون سی ہستی تھی جس کو معراج کی رات سدرۃ المنتہیٰ کے پاس دیکھا تھا اس کے متعلق نبی علیہ السلام فرماتے ہیں "رایت جبریل عند سدرة المنتهی علیه ست ماة جناح" میں نے جبریل کو سدرۃ المنتہیٰ کے پاس دیکھا اس کے چھ سو پر تھے۔ اور پھر اگر نبی علیہ السلام نے کسی موقع پر اللہ جل شانہ کو دیکھا ہوتا تو یہ اتنی بڑی بات تھی کہ اس کی ضرور تصریح کر دی جاتی۔ جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے۔ کہ انہوں نے اللہ رب العزت کو دیدار کی خواہش کی تھی اور انہیں جواب دیا گیا تھا کہ "لن ترانی" تم مجھے نہیں دیکھ سکتے۔ اب یہ ظاہر ہے کہ جو شرف حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عطا نہیں کیا گیا تھا۔ اگر رسول کریم

ﷺ کو عطا کر دیا جاتا تو اس کی اہمیت خود ایسی تھی کہ اسے واضح الفاظ میں بیان کر دیا جاتا لیکن قرآن مجید میں یہ کہیں نہیں فرمایا گیا کہ رسول کریم ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا تھا بلکہ واقعہ معراج ذکر کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ ہم اپنے بندے کو اس لئے لے گئے تھے کہ اسے اپنی نشانیاں دکھائیں "لنریہ من آیاتنا" اور سدرۃ المنتہی پر حاضری کے سلسلے میں فرمایا گیا۔ "لقد رای من ایت ربہ الکبری" انہوں نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔ امام ابن کثیر رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ...... ان دونوں آئتوں "لنریہ من آیاتنا" (۲) "لقدرای من ایت ربہ الکبری" کو دلیل بنا کر اہل سنت کا مذہب ہے کہ حضور علیہ السلام نے اس رات اللہ کا دیدار اپنی آنکھوں سے نہیں کیا کیونکہ ارشاد باری ہے آپ ﷺ نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں اگر خود اللہ کا دیدار ہوا ہوتا تو اسی دیدار کا ذکر ہوتا اور لوگوں پر اسے ظاہر کیا جاتا۔ (تفسیر ابن کثیر اردو جلد ۵ صفحہ ۲۰۶)

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح حقیقت سمجھنے اور "غلو" سے محفوظ رہنے کی توفیق سے نوازے۔ آمین۔ امید ہے کہ ہمارے "دوست" حقائق کو دیکھ کر ضرور اپنی اصلاح کریں گے۔ ان شاء اللہ "وما علینا الا البلاغ المبین"

بقیہ علمی خدمات

عصمت و نبوت (۶۰) المحقق (۶۱) شہادت القرآن (۶۲) الخبر الصحیح عن قبر المسیح (۶۳) ختم نبوت اور مرزائے قادیان (۶۴) رسائل ثلاثہ (۶۵) نزول الملائکہ و الروح علی الارض (۶۶) مرزا غلام احمد کی بدکلامیاں (۶۷) صدائے حق (۶۸) مسلم العلوم الی اسرار الرسول (۶۹) کھلی چھٹی (۷۰) قادیانی حلف کی حقیقت (۷۱) مرزا قادیانی کا آخری فیصلہ (۷۲) کشف الحقائق (۷۳) فیصلہ ربانی بر مرزائے قادیانی (۷۴) تاریخ اہلحدیث (۷۵) سیرت محمدیہ (۷۶) احتفال الجمہور من بلدۃ لاہور (خطبہ صدارت) (۷۷) تعلیم القرآن (۷۸) تاریخ نبوی (۷۹) اربعین ابراہیمی